احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ

الفضل

ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

جمعہ 25 جون 2004ء، 6 جمادی الاول 1425 ہجری - 25 احسان 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 139

جمعہ 25 جون 2004ء

یہ خدا کے لئے ہے

حضرت امام جعفر صادق کو ایک دفعہ لوگوں نے بہت عمدہ لباس زیب تن کئے ہوئے دیکھا تو کہا کہ آپ کے خاندان کی ایسی عادت تو نہیں ہے تو آپ نے ایک شخص کا ہاتھ پکڑ کر بتایا کہ نیچے موٹا کپڑا پہنا ہوا ہے جو جسم کو گراں گزرتا ہے پھر فرمایا یہ موٹا کپڑا خدا کی خاطر ہے اور یہ عمدہ لباس مخلوق کیلئے ہے۔

(تذکرۃ الاولیاء- حالات امام جعفر صادق)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی محض خدا کے لئے ہو جائے گی اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کرو گے اور تعلق کو نہیں توڑو گے بلکہ آگے قدم بڑھاؤ گے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤ گے۔ تم بھی انسان ہو جیسا کہ میں انسان ہوں۔ اور وہی میرا خدا تمہارا خدا ہے۔ پس اپنی پاک قوتوں کو ضائع مت کرو۔ اگر تم پورے طور پر خدا کی طرف جھکو گے تو دیکھو میں خدا کی منشاء کے موافق تمہیں کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک قوم برگزیدہ ہو جاؤ گے۔ خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ۔ اور اس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو تا خدا بھی عملی طور پر اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے۔ کینہ وری سے پرہیز کرو۔ اور بنی نوع سے سچی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ۔ ہر ایک راہ نیکی کی اختیار کرو۔ نہ معلوم کس راہ سے تم قبول کئے جاؤ۔

تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے۔ اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں۔ وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ ان کے لئے موقعہ ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں۔

یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی۔ اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعوئے بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلاء سے لغزش کھائے گا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچائے گی۔ اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کے لئے اچھا تھا۔ مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے۔ اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا ان سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی۔ وہ آخر فتحیاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے۔

خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں۔ اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔

(الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 ص 308)

نتیجہ امتحان سہ ماہی اول 2004ء

مجلس انصاراللہ پاکستان

امتحان سہ ماہی اول 2004ء میں پاکستان بھر سے 417 مجالس کے 7257۔ انصار نے شمولیت کی۔ نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے انصار کے نام درج ذیل ہیں۔ علاوہ ازیں 147۔ انصار نے یہ امتحان خصوصی گریڈ اے میں پاس کیا۔

اول: مکرم مبارک احمد خاں صاحب دارالنصر شرقی ربوہ
مکرم عبدالمنان محمود شاکوٹی صاحب نارتھ کراچی

دوم: مکرم ملک محمود احمد اعوان صاحب ڈیرہ اسماعیل خان

سوم: مکرم منصور احمد لکھنوی صاحب گلشن اقبال کراچی
مکرم عبدالسلام ارشد صاحب اسلام آباد
مکرم محمد رفیق صاحب دارالبرکات ربوہ

اللہ تعالیٰ یہ اعزاز مبارک کرے اور مزید علمی ترقیات سے نوازے۔ آمین

(قائد تعلیم)

ایک احمدی ڈاکٹر کی نمایاں کامیابی

مکرم میجر (ر) میاں عبدالباسط صاحب چکلالہ سکیم III راولپنڈی لکھتے ہیں۔ خاکسار کے بیٹے مکرم ڈاکٹر احمد ناصرالدین زکریا صاحب نے راولپنڈی میڈیکل کالج سے MBBS کے تمام سالوں میں ہر سال طلباء میں اول آنے پر چار گولڈ میڈلز کا اعزاز حاصل کیا ہے۔ میڈلز دینے کی تقریب راولپنڈی میڈیکل کالج کے سالانہ کانووکیشن میں مورخہ 3 جون کو منعقد کی گئی جس کے مہمان خصوصی گورنر پنجاب تھے۔ چونکہ عزیزم آجکل مزید تعلیم کے سلسلہ میں لندن میں مقیم ہے لہذا خاکسار نے یہ میڈلز وصول کئے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف محترم میاں عبدالقیوم صاحب آف کوئٹہ حال راولپنڈی کے پوتے اور محترم کرنل پیر ضیاء الدین صاحب اسلام آباد کے نواسے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ان کو مزید نمایاں کامیابیوں سے نوازے اور جماعت کیلئے انتہائی مفید وجود بنائے۔

شمائل احمد

آپ گھبراتے کیوں ہیں

حضرت مفتی محمد صادق صاحب فرماتے ہیں۔

مئی 1904ء کا واقعہ ہے۔ کہ قادیان میں طاعون تھا۔ اور کئی ایک ہندو اور غیر احمدی گھمار وغیرہ اس کا شکار ہوتے تھے۔ کہ ایک دن مولوی محمد علی صاحب کو بخار ہو گیا۔ رفتہ رفتہ بخار کی شدت ایسی سخت ہوئی۔ کہ مولوی صاحب نے گھبرا کر یہ سمجھا کہ انہیں طاعون ہو گیا ہے۔ اس واسطے انہوں نے مجھے بلایا۔ تا کہ کچھ وصیت کی باتیں کریں۔ اس وقت مولوی محمد علی صاحب اس کمرے میں رہتے تھے۔ جو (۔) مبارک کے اوپر کی چھت کے ہموار حضرت مسیح موعود کے مکان کے ایک کمرے کے اوپر نیا کمرہ بنا ہوا تھا۔ یہ کمرہ ابتداءً مولوی محمد علی صاحب کی خاطر ہی بنوایا گیا تھا۔ جبکہ وہ لاہور سے قادیان چلے آئے تھے۔ اس کمرے کی ایک کھڑکی گول کمرے کی اوپر کی چھت جانب جنوب پر کھلتی تھی۔ جو (۔) مبارک کی چھت کے ہم سطح اس وقت بنائی گئی تھی۔ مگر بعد میں اکھاڑ دی گئی۔ میں اس کھڑکی کے پاس آ کر بیٹھا۔ اندر مولوی صاحب پلنگ پر لیٹے ہوئے تھے۔ ان کے بدن سے سخت تپش آ رہی تھی۔ میں نے کھڑکی میں سے ہاتھ اندر کر کے ان کے بدن پر لگایا تو بخار بہت شدید معلوم ہوا۔ وہ وصیت کی باتیں کرنے لگیں کہ انجمن کے رجسٹر کہاں ہیں۔ اور روپیہ کہاں ہے۔ مگر میں انہیں تشفی دیتا تھا۔ کہ آپ گھبرائیں نہیں انشاء اللہ آرام ہو جائے گا۔ اسی اثناء میں اندر کے راستے سے حضرت مسیح موعود تشریف لائے۔ آپ کے چہرہ پر تبسم تھا۔ اور آپ نے ایک جذبے کے ساتھ اپنا ہاتھ مولوی محمد علی صاحب کے بازو پر مارا۔ اور ہاتھ کو اٹھا کر نبض پر ہاتھ رکھا۔ اور فرمایا۔ آپ گھبراتے کیوں ہیں۔ آپ کو تو بخار نہیں ہے۔ اگر آپ کو طاعون ہو جائے۔ تو میرا سلسلہ ہی جھوٹا سمجھا جائے۔ چونکہ حضرت صاحب ایسا الہام شائع کر چکے تھے۔ کہ اس گھر میں رہنے والے سب طاعون سے محفوظ رہیں گے۔ سوائے ان کے جو متکبر ہوں۔ اور مولوی محمد علی صاحب اس وقت گھر کے اندر رہتے تھے۔ اس واسطے ضرور تھا کہ اللہ تعالیٰ انہیں طاعون سے محفوظ رکھے۔

حضرت صاحب کے ایسا فرمانے پر میں نے تعجب کے ساتھ پھر کھڑکی میں سے ہاتھ بڑھایا تو دیکھا کہ فی الواقعہ بخار اترا ہوا تھا۔ اور اس کے بعد مولوی صاحب کی طبیعت اچھی ہونے لگ گئی۔ اور جلد تندرست ہو گئے۔

(ذکر حبیب ص123)

تجدیدِ دیں کا پیام

خلافت ہے نعمت، خلافت انعام
خلافت ہے تجدیدِ دیں کا پیام

اسی سے ہیں تاریکیاں چھٹ گئیں
اسی کی بدولت ہوئے دل ہیں رام

لڑی میں جو اس کی پرویا گیا
اسی کو کیا رب نے ہے شاد کام

اسی سے دلوں کو ہے راحت ملی
خلافت بھی ہے اک سعادت کا نام

کروں کیا بیاں اس کی میں خوبیاں
اسی سے ہے جاری مئے حق کا جام

خدا کا عظیم ایک احسان ہے
ہوں میں بھی خلافت کا ادنیٰ غلام

نبوت سے لیتا ہے یوں برکتیں
خدا کے حسیں سلسلہ کا نظام

جو ہیں نیک فطرت غلام اس کے ہیں
رہیں گے ہمیشہ وہ عالی مقام

اسی کا ہے دامن میسر مجھے
اسی سے ہیں روشن مرے صبح و شام

اعظم نوید

وقف زندگی کی اہمیت

ارشاد سیدنا حضرت مصلح موعود

○ ''جو شخص دین کے لئے اپنی زندگی وقف کرتا ہے۔ وہ ادنیٰ نہیں بلکہ اعلیٰ ہے بشرطیکہ ہر قسم کی کوتاہی سے اپنے آپ کو بچائے۔'' (مطالبات صفحہ:67)

(وکیل المال اول)

تعلیمی بورڈز کا قیام

2001ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ایک رویا کی بنا پر تمام ممالک میں تعلیمی بورڈ قائم کرنے کا ارشاد فرمایا۔

پبلشر آغا سیف اللہ' پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

سیرت النبیؐ کا ایک دائمی اور وجد آفریں پہلو

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمنوں سے حسن سلوک

مکرم ڈاکٹر محمد عامر خان صاحب

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے اخلاق فاضلہ میں سے ایک عظیم خلق یہ ہے کہ جہاں آپؐ نے حقوق اللہ کی بجا آوری کا حق ادا کر دیا وہاں حقوق العباد کی ادائیگی میں بھی کمال کی آخری حدوں کو چھو لیا۔ آپؐ کی شفقت اور احسان کا دائرہ ہر ایک انسان پر محیط ہے۔ مرد ہو یا عورت، بچہ ہو یا بوڑھا، عربی ہو یا عجمی، گورا ہو یا کالا، امیر ہو یا غریب، آقا ہو یا غلام، دوست ہو یا دشمن، سبھی آپؐ کے بے شمار احسانات کے بوجھ تلے دبے ہوئے ہیں یہاں تک کہ محسن انسانیت کا لفظ آپؐ کی ذات سے مخصوص ہو گیا ہے۔

حقوق العباد کی معراج کسی انسان کا اپنے دشمنوں کے ساتھ حسن سلوک ہوا کرتا ہے۔ دشمن پر قابو پا لینے کے بعد اس سے تین قسم کا سلوک کیا جا سکتا ہے۔ اوّل یہ کہ اسے اس کے جرم سے بھی زیادہ سزا دی جائے۔ یہ طریق ظلم اور زیادتی کا طریق ہے، لیکن بہت سے انسان محبت اور جنگ میں سب جائز کے قانون پر عمل کرتے ہوئے اپنے دشمنوں کے ساتھ نہایت بھیانک سلوک کرتے ہیں اور پوری تاریخ عالم اس کی مثالوں سے بھری پڑی ہے۔ دوسری قسم کا سلوک یہ کہ دشمن کو اس کے جرم کے مطابق اتنی ہی سزا دی جائے جتنا اس کا جرم تھا۔ انصاف کے اس پہلو کو بھی عموماً نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ لیکن تیسری قسم کا سلوک یہ ہے کہ اپنے دشمن کے ساتھ عفو و درگزر کا سلوک کیا جائے اور اس پر احسان کرتے ہوئے اسے معاف کر دیا جائے یا اسے صرف اسی قدر سزا دی جائے جس سے اس کی اصلاح ہوتی ہو کیونکہ ہر موقع پر دشمن کو معاف ہی کر دینا بھی اخلاق میں داخل نہیں۔ بلکہ اخلاق ان امور کا نام ہے جو موقع اور محل کے ساتھ خاص ہیں۔

آنحضورؐ کے دشمن

آیئے دیکھتے ہیں کہ ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا سلوک اپنے دشمنوں کے ساتھ کس طرح کا تھا؟ لیکن اس سے قبل مناسب دکھائی دیتا ہے کہ پہلے آپؐ کے دشمنوں پر بھی ایک نظر ڈال لی جائے کہ آپ کے دشمن کون کون تھے؟ ان کے جرائم کیا تھے؟ ان کی ممکنہ سزا کیا ہونی چاہئے تھی؟ اور خود ان دشمنوں کی نظر میں ان کی سزا کیا تھی؟

آپؐ کے دشمنوں کی طرف نظر کی جائے تو یہ فہرست بہت طویل دکھائی دیتی ہے اور یہ تعداد غیر محدود نظر آتی ہے۔

کفار مکہ

آپ کا اعلان نبوت کرنا تھا کہ کفار مکہ آپ کے جانی دشمن ہو گئے۔ زمانہ نبوت سے پہلے آپ کو صادق اور امین [illegible] آپ کی شدید ترین مخالفت پر کمر بستہ ہو گئے۔ یہی نہیں بلکہ یہ تعداد روز بروز بڑھنے لگی اور کفار کا کینہ، بغض اور دشمنی بھی شدت اختیار کرتی چلی گئی۔ مکہ کی تیرہ سالہ زندگی کا دور سخت مصیبتوں، دکھوں اور تکلیفوں کا زمانہ ہے۔ ظالم کفار آپؐ اور آپؐ کے صحابہ کی جان کے درپے رہتے۔ آپؐ اور آپؐ کے صحابہ کو شدید تکالیف دی جاتیں۔ مسلمانوں، خصوصاً غلاموں کو بری طرح مارا پیٹا جاتا۔ بعض مسلمانوں کو تپتی ریت پر لٹا کر سینے پر پتھر رکھ دیئے جاتے۔ مسلمان خواتین کی بے حرمتی کی جاتی، بہت سے مسلمانوں کو بے دردی سے شہید کیا گیا۔ غرض مکی دور میں کفار کے ظلم و ستم اور جرائم کی فہرست بہت طویل بنتی ہے۔

کفار مکہ کے بدترین سلوک کا ثبوت اس سے بڑھ کر کیا ہو سکتا ہے کہ شہنشاہ عالم حضرت محمد مصطفیٰؐ کو اپنے پیارے شہر سے ہجرت کرنا پڑی۔ یہی نہیں بلکہ ان بدبخت کفار نے مدینہ میں بھی مسلمانوں کا پیچھا نہ چھوڑا۔ اور ایسی بدترین دشمنی اور عداوت کی داستان رقم کی جس کی نظیر پوری تاریخ عالم میں نہیں ملتی۔

مدینہ کے یہود

مدینہ میں داخل ہونے کے بعد آنحضورؐ نے مدینہ کے تینوں یہودی قبائل یعنی بنو قینقاع، بنو نضیر اور بنو قریظہ سے امن اور صلح کا معاہدہ کیا۔ جس کے مطابق مسلمان اور یہودی ایک دوسرے کے حلیف تھے۔ یہ معاہدہ ضبط تحریر میں بھی لایا گیا۔ لیکن ان یہودیوں نے آنحضرتؐ کے عمدہ سلوک کے باوجود معاہدے کی کوئی پرواہ نہ کی۔ بلکہ اپنے فطری حسد، بغض اور تعصب میں ترقی کرتے چلے گئے اور قدم قدم پر شرارت، بغاوت اور شقاوت کے وہ نمونے دکھائے جو انہیں کا خاصہ تھا۔ یہ یہودی مدینہ میں آستین کے سانپ ثابت ہوئے۔ یوں گویا، یہ لوگ کفار مکہ سے بھی بڑے اور خطرناک دشمن سمجھے جا سکتے ہیں۔

منافقین کا گروہ

آنحضرتؐ کے دشمنوں کا تیسرا گروہ سب سے زیادہ خطرناک یعنی منافقین کا تھا جو بظاہر تو مسلمان تھے لیکن درپردہ اسلام کی جڑیں کاٹنے اور بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰؐ کی جان کے درپے تھے۔ ان منافقین کا سردار عبداللہ بن ابی بن سلول تھا۔

ان تینوں خطرناک دشمنوں کے درمیان معصوم مسلمانوں کی پوزیشن کا اندازہ کرنا ہی ایک محال امر ہے۔ پھر ایسے مواقع بھی آئے جب یہ تینوں گروہ مل کر مسلمانوں کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کے درپے ہوئے۔ غرض ان تینوں گروہوں نے اپنی دشمنی کو انتہا تک پہنچا دیا۔ جس کی کچھ تفصیل آگے بیان کی جائے گی۔

اب ہم چند واقعات کی روشنی میں اپنے آقا حضرت محمد مصطفیٰؐ کا دشمنوں سے حسن سلوک کا نمونہ دیکھتے ہیں۔

طائف کا سفر (10 نبوی)

شوال 10 نبوی کا واقعہ ہے جب آنحضرتؐ تبلیغ اسلام کے لئے طائف تشریف لے گئے۔ وہاں آپ نے 10 دن قیام فرمایا اور شہر کے بہت سے رؤسا سے یکے بعد دیگرے ملاقات کی۔ مگر سب نے انکار کیا بلکہ آپؐ کی ہنسی اڑائی اور شہر کے رئیس اعظم عبد یالیل نے تو شہر کے آوارہ آدمی آپؐ کے پیچھے لگا دیئے۔ جب آنحضرتؐ شہر سے نکلے تو یہ آوارہ لوگ شور کرتے ہوئے آپ کے پیچھے ہو لئے اور آپ پر پتھر برسانے شروع کر دیئے جس سے آپ کا سارا بدن خون میں تربتر ہو گیا برابر تین میل تک یہ بدبخت آپ کے پیچھے گالیاں دیتے اور پتھر برساتے ہوئے چلے آئے۔ ایسے ظلم عظیم پر خدا تعالیٰ کی غیرت آپؐ کے لئے جوش میں آئی اور خدا تعالیٰ نے پہاڑوں کے فرشتے کو آپ کے پاس بھیجا اس نے عرض کیا کہ اگر ارشاد ہو تو یہ پہلو کے دونوں پہاڑ ان لوگوں پر گرا کے ان کا خاتمہ کر دوں! اب ان کی قسمت کا فیصلہ آنحضرتؐ کے ہاتھ میں تھا۔ لیکن آپ نے جواب میں فرمایا:

نہیں نہیں، مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ انہی لوگوں میں سے وہ لوگ پیدا کر دے گا۔ جو خدائے واحد کی پرستش کریں گے۔

اس واقعہ سے جہاں آپ کی شجاعت، بلند عزم و ہمت اور بے نظیر صبر و استقلال پر روشنی پڑتی ہے وہاں آپ کی غیر معمولی محبت الٰہی اور عفو و درگزر جیسے اعلیٰ خلق کا ثبوت بھی ملتا ہے۔

بنو قینقاع سے حسن سلوک (2ھ)

بنو قینقاع جو مدینہ کے تینوں یہودی قبائل میں زیادہ بہادر اور طاقتور سمجھے جاتے تھے اور درپردہ مسلمانوں سے سخت تعصب رکھتے تھے، جنگ بدر کی فتح کے بعد حسد، بغض اور شرارت پر اتر آئے۔ جب آنحضرتؐ نے ان کی شرارتوں پر ان کو تنبیہ کی تو انہوں نے اظہار ندامت کی بجائے نہایت شوخی کے ساتھ یہ دھمکی پھر دہرائی کہ بدر کی فتح پر غرور نہ کرو جب ہم سے مقابلہ ہو گا تو پتہ لگ جائے گا کہ لڑنے والے ایسے ہوتے ہیں۔ گویا امن اور صلح کے معاہدے کے باوجود اعلان جنگ کر دیا۔ ناچار آنحضرتؐ صحابہ کی جمعیت لے کر بنو قینقاع کے قلعوں کی طرف روانہ ہو گئے۔ یوں پہلی بار اسلام اور یہودیت کی طاقتیں ایک دوسرے کے سامنے تھیں۔ یہود دستور کے مطابق اپنے قلعوں میں محفوظ ہو کر بیٹھ گئے۔ آنحضرتؐ نے 15 دن محاصرہ جاری رکھا۔ بالآخر یہود کا سارا غرور ٹوٹ گیا اور انہوں نے اس شرط پر قلعہ کے دروازے کھول دیئے کہ ان کے اموال مسلمانوں کے ہو جائیں گے۔ مگر ان کی جانوں اور ان کے اہل و عیال پر مسلمانوں کا کوئی حق نہیں ہو گا۔ یہ شرط یہود کی پیش کردہ تھی۔ حالانکہ فیصلہ اب آنحضرتؐ کے ہاتھ میں تھا۔ نیز موسوی شریعت کی رو سے بھی یہ سب واجب القتل تھے۔ لیکن پھر بھی آنحضرتؐ نے اس شرط کو منظور فرما کر اپنے رحیم و کریم ہونے کا ثبوت دیا اور انہیں امن و امان کے ساتھ مدینہ سے نکل جانے کا حکم دے دیا۔

بنو نضیر (4ھ)

بنو قینقاع کی جلاوطنی کے بعد یہود کے باقی دو قبائل عبرت حاصل کرنے کی بجائے شرارت اور عداوت میں ترقی کرتے گئے حتیٰ کہ آنحضرتؐ کے قتل کا منصوبہ بھی باندھا جس کی اطلاع بذریعہ وحی اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو دی جب ان کی شرانگیزیوں کی وجہ سے آنحضرتؐ نے انہیں مدینہ سے نکل جانے کا حکم

فرمایا تو بنوقینقاع کی طرح وہ بھی جنگ پر آمادہ ہوگئے اور قلعہ بند ہوئے۔ مسلمانوں نے پندرہ دن تک محاصرہ جاری رکھا۔

آخر بنونضیر نے مرعوب ہو کر اس شرط پر اپنے دروازے کھول دئے کہ ہمیں یہاں سے اپنا ساز و سامان لے کر امن و امان کے ساتھ جانے دیا جائے۔ یہ وہ شرط تھی جو آنحضرتؐ خود جنگ سے قبل پیش کر چکے تھے جس کو بنونضیر نے نہایت شوخی کے ساتھ ردّ کر دیا تھا۔ لیکن اب حالات مختلف تھے۔ صورتحال مکمل طور پر مسلمانوں کے کنٹرول میں تھی لیکن آنحضرتؐ نے اس شرط کو بھی مان لیا اور ان کو بحفاظت مدینہ سے نکل جانے کی اجازت مرحمت فرما دی۔ چنانچہ بنونضیر بڑے ٹھاٹھ اور شان و شوکت سے اپنا سارا ساز و سامان لے کر مدینہ سے نکلے۔ اور یہ بھی لکھا ہے کہ یہ لوگ مدینہ سے اس جشن اور دھوم دھام کے ساتھ گاتے بجاتے ہوئے نکلے کہ جیسے ایک برات نکلتی ہے۔

یہ یہودیوں کی دوسری بڑی غداری اور عہد شکنی تھی۔ لیکن اس کے باوجود آنحضرتؐ نے ان خطرناک دشمنوں کی جان بخش دی۔ اور یہودیوں کے تیسرے قبیلہ بنو قریظہ جنہوں نے اس موقع پر آنحضرتؐ سے غداری کرتے ہوئے بنونضیر کی اعانت کی تھی مگر ان کو آنحضرتؐ نے بطور احسان کلیتہً معاف فرما دیا۔ لیکن یہ بھی احسان فراموش ثابت ہوئے جس کا ذکر آگے آئے گا۔

بنو قریظہ کی غداری اور انجام

غزوہ خندق مسلمانوں کے لئے ایک نہایت خطرناک زلزلہ کی طرح تھا۔ اس واقعہ نے اسلام کی عمارت کو جڑ سے ہلا کر رکھ دیا۔ اس جنگ کے مہیب نظارے دیکھ کر مسلمانوں کی آنکھیں پتھرا گئیں۔ اور ان کے کلیجے منہ کو آنے لگے تھے اور کمزور مسلمانوں نے تو سمجھ لیا تھا کہ بس اب خاتمہ ہے۔ اس زلزلے کے خوفناک دھکے تقریباً ایک ماہ مسلمانوں پر آتے رہے۔

اس مصیبت میں جہاں قریش مکہ خونخوار درندوں کی مانند شہر کا محاصرہ کئے ہوئے تھے وہاں بنو قریظہ کے غدار اور احسان فراموش یہود آستین کے سانپ بنے مسلمانوں کے عقب میں موجود تھے۔ ان بدبختوں کی غداری نے اس مصیبت کو دگنا کر دیا اگر اللہ تعالیٰ کی خاص مدد شامل حال نہ ہوتی اور اتحادی اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتے اور شہر میں داخل ہو جاتے تو ایک مسلمان بھی زندہ نہ بچتا اور کسی پاکباز مسلمان خاتون کی عزت ان لوگوں کے ناپاک حملوں سے محفوظ نہ رہتی۔ اب یہی بنو قریظہ ناکام ہونے کے بعد اپنے قلعوں میں واپس چلے گئے تھے۔

جب آنحضرتؐ غزوہ خندق سے فارغ ہو کر شہر میں واپس میں تشریف لائے اور ابھی بمشکل ہتھیار وغیرہ اتار کر نہانے سے فارغ ہی ہوئے تھے کہ آپؐ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے کشفی رنگ میں بتایا گیا کہ جب تک بنو قریظہ کی غداری اور بغاوت کا فیصلہ نہیں ہو جاتا آپ کو ہتھیار نہیں اتارنے چاہئے تھے۔ اس پر آپؐ صحابہ کے ہمراہ بنو قریظہ کے قلعوں کی طرف روانہ ہوگئے۔ وہاں پہنچ کر آپؐ نے حضرت علیؓ کو صحابہ کے ایک دستہ کے ساتھ آگے روانہ کر دیا۔

جب حضرت علیؓ وہاں پہنچے تو بجائے اس کے کہ وہ اپنی غداری اور بغاوت پر اظہار ندامت کر کے عفو و رحم کے طالب بنتے۔ ان بدبخت یہود نے برملا آنحضرتؐ کو گالیاں دیں اور بے حیائی اور کمینگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ازواج مطہرات کے متعلق بھی بدزبانی کی۔ آخر مسلمانوں نے ان کے قلعوں کا محاصرہ کر لیا۔ شروع شروع میں تو یہودی سخت غرور ظاہر کرتے رہے حتیٰ کہ ایک یہودی عورت نے قلعہ کے اوپر سے ایک بھاری پتھر پھینک کر ایک مسلمان کو شہید کر دیا جو قلعہ کی دیوار کے ساتھ آرام کرنے کے لئے بیٹھا تھا۔

جب محاصرہ لمبا ہوا تو انہوں نے تنگ آ کر حضرت سعد بن معاذؓ کو اپنا حکم مان کر قلعوں سے نکلنے پر آمادگی ظاہر کی۔ یہ ان کی بدبختی تھی کہ انہوں نے رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفیٰؐ کو اپنا حکم نہیں مانا جو سب انسانوں سے زیادہ رحیم کریم تھے۔ غرض حضرت معاذؓ نے یہ فیصلہ دیا کہ ان کے جنگجو لوگ قتل کر دئے جائیں اور ان کی عورتیں اور بچے قید کر لئے جائیں اور ان کے اموال مسلمانوں میں تقسیم کر دیئے جائیں۔ آنحضرتؐ اس فیصلے پر عملدرآمد کرنے پر مجبور تھے لیکن یہاں بھی آنحضرتؐ نے دشمنوں سے حسن سلوک کی بہترین مثال قائم فرمائی۔

آنحضرتؐ کے حکم کے ماتحت صحابہ نے (جن میں غالباً کئی لوگ خود بھوکے رہے ہوں گے) بنو قریظہ کے کھانے کے لئے ڈھیروں ڈھیر پھل مہیا کیا اور لکھا ہے کہ یہودی لوگ رات بھر پھل نوشی میں مصروف رہے۔

فیصلے کے اجراء کے سلسلے میں آنحضرتؐ نے بتقاضائے رحم یہ حکم صادر فرمایا کہ مجرموں کو ایک ایک کر کے علیحدہ علیحدہ قتل کیا جائے یعنی ایک کے قتل کے وقت دوسرا مجرم پاس موجود نہ ہو۔ یہ سخت شدید یعنی سزائے موت کے مجرموں کے جذبات کا خیال اور احساس رکھنے کی بے نظیر مثال ہے۔

یہی نہیں بلکہ آنحضرتؐ وہاں قریب ہی موجود رہے تاکہ اگر کسی کی طرف سے رحم کی اپیل ہو تو فوری فیصلہ صادر فرما سکیں۔ اس وقت جس شخص کی بھی سفارش آپ کے پاس گئی آپ نے اسے فوراً معاف کر دیا۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپؐ سعدؓ بن معاذ کے فیصلے کی وجہ سے مجبور تھے ورنہ آپؐ کا طبعی میلان ان کے قتل کئے جانے کی طرف نہیں تھا۔ جو بدبخت اس موقع پر سزایاب ہوئے انہیں آنحضورؐ نے اپنے انتظام میں دفن کروا دیا۔

ثمامہ بن اثال (محرم 6ھ)

ثمامہ بن اثال یمامہ کا رہنے والا تھا اور قبیلہ بنو حنیفہ کا ایک بہت بااثر رئیس تھا۔ اور اسلام کی عداوت میں اس قدر بڑھا ہوا تھا کہ ہمیشہ بے گناہ مسلمانوں کے قتل کے درپے رہتا تھا۔ ایک موقع پر جب مسلمانوں کی ایک پارٹی اسے قید کر کے آنحضورؐ کے سامنے لائی تو آپؐ اسے دیکھتے ہی پہچان گئے۔ لیکن آپؐ نے حسب عادت ثمامہ کے ساتھ بھی نیک سلوک کیا جانے کا حکم دیا اور پھر اندرون خانہ تشریف لے جا کر گھر میں ارشاد فرمایا کہ جو کچھ کھانے کے لئے تیار ہو ثمامہ کے لئے باہر بھجوا دو۔ اس کے ساتھ یہ بھی ارشاد فرمایا کہ ثمامہ کو کسی دوسرے مکان میں قید رکھنے کی بجائے مسجد نبوی کے صحن میں ہی کسی ستون کے ساتھ باندھ کر قید رکھا جائے۔ آپؐ کی غرض اس سے یہ تھی کہ تا آپؐ کی مجالس اور مسلمانوں کی نمازیں ثمامہ کی آنکھوں کے سامنے منعقد ہوں اور اس کا دل ان روحانی نظاروں سے متاثر ہو کر اسلام کی طرف مائل ہو جائے۔ ان ایام میں آنحضرتؐ ہر روز صبح کے وقت ثمامہ کے قریب تشریف لے جاتے اور حال پوچھ کر دریافت فرماتے کہ "ثمامہ! بتاؤ اب کیا ارادہ ہے"؟ ثمامہ جواب دیتا "اے محمدؐ! اگر آپ مجھے قتل کر دیں تو آپؐ کو اس کا حق ہے کیونکہ میرے خلاف خون کا الزام ہے لیکن اگر آپ احسان کریں تو آپ مجھے شکر گزار پائیں گے۔ اور اگر آپ فدیہ لینا چاہیں تو میں فدیہ دینے کے لئے بھی تیار ہوں۔ تین دن تک یہی سوال و جواب ہوتا رہا۔ آخر تیسرے دن آنحضرتؐ نے ازخود صحابہ سے ارشاد فرمایا کہ "ثمامہ کو کھول کر آزاد کر دو" صحابہ نے فوراً آزاد کر دیا، اور ثمامہ جلدی جلدی مسجد سے نکل کر باہر چلا گیا ایک قریب کے باغ میں گیا اور وہاں سے نہا دھو کر واپس آیا اور آنحضرتؐ کے ہاتھ پر مسلمان ہو گیا اور آنحضرتؐ سے عرض کیا یا رسول اللہ ایک وقت تھا کہ مجھے تمام دنیا میں آپؐ کی ذات سے اور آپ کے دین سے اور آپ کے شہر سے سب سے زیادہ دشمنی تھی لیکن اب مجھے آپؐ کی ذات اور آپ کا دین اور آپ کا شہر سب سے زیادہ محبوب ہیں۔

وہ کیا چیز تھی جس نے ثمامہ کا دل جیت لیا۔ اس کی آنکھیں کھول دیں اس کو یکسر تبدیل کر دیا!! یہ آنحضرتؐ کے عفو کا بے نظیر نمونہ ہی تو تھا۔

قریش مکہ سے حسن سلوک

غزوہ احد کے بعد کا واقعہ ہے کہ مکہ میں سخت قحط پڑا اور اہل مکہ خصوصاً غرباء سخت تکلیف میں مبتلا ہو گئے۔ آنحضرتؐ کو جب اطلاع ہوئی تو آپ نے ازراہ ہمدردی مکہ کے غرباء کے لئے اپنی طرف سے کچھ چاندی بھجوائی اور اس طرح آپؐ نے اس بات کا عملی ثبوت دیا کہ آپؐ کا دل آپؐ کے سخت ترین دشمنوں کے ساتھ بھی ایک گہری اور حقیقی ہمدردی رکھتا ہے اور یہ کہ آپ کی مخالفت صرف عقائد اور خیالات کے ساتھ تھی نہ کہ کسی انسان کے ساتھ۔

ایک اور احسان عظیم

جب ثمامہ بن اثال رئیس یمامہ مسلمان ہوا تو قریش کے مظالم کے خلاف طبعی جوش میں اس نے قریش مکہ سے رخصت ہوتے ہوئے قسم کھائی کہ آئندہ یمامہ کے علاقہ سے تمہیں غلہ کا ایک دانہ بھی نہیں آئے گا۔ جب تک رسول اللہؐ اس کی اجازت نہ دیں گے۔ اپنے وطن پہنچ کر واقعی اس نے یمامہ سے مکہ کی طرف قافلوں کی آمد روک دی جس پر قریش مکہ سخت مصیبت میں مبتلا ہوگئے۔ انہوں نے آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر بہت آہ و بکاہ کی اور رحم کے طالب ہوئے۔ آنحضرتؐ نے ثمامہ کو ہدایت بھجوادی کہ قریش کے ان قافلوں کی جن میں اہل مکہ کی خوراک کا سامان ہو، روک تھام نہ کی جاوے یوں اہل مکہ کو اس مصیبت سے نجات ملی۔ یہ وہی اہالیان مکہ تھے جنہوں نے آپؐ کو اڑھائی سال تک شعب ابی طالب میں محصور رکھا تھا، تیرہ سال مسلمانوں کو سخت تکلیفیں دیں اور بالآخر انہیں اپنے وطن سے نکلنے پر مجبور کیا تھا حتیٰ کہ مدینہ میں بھی ان کا پیچھا نہیں چھوڑا بلکہ مسلسل حملے جاری رکھے۔ کیا یہ واقعہ آنحضورؐ کے سب انسانوں سے زیادہ رحیم و کریم ہونے کا ثبوت نہیں؟

یہودی کی دلداری

مدینہ کے یہود سے معاہدے کے بعد آنحضرتؐ یہود کی دلداری کا خاص خیال رکھتے تھے۔ ایک دفعہ ایک مسلمان اور ایک یہودی میں کچھ اختلاف ہو گیا۔ یہودی نے حضرت موسیٰ کی تمام انبیاء پر فضیلت بیان کی۔ صحابی کو اس پر غصہ آیا اور اس نے اس یہودی کے ساتھ کچھ سختی کی اور آنحضرتؐ کو افضل الرسل بیان کیا۔ جب آنحضرتؐ کو اس واقعہ کی اطلاع ہوئی تو آپ ناراض ہوئے اور اس صحابی کو ملامت کی اور کہا کہ تمہارا یہ کام نہیں کہ تم خدا کے رسولوں کی ایک دوسرے پر فضیلت بیان کرتے پھرو۔ اور پھر آپؐ نے حضرت موسیٰؑ کی ایک جزوی فضیلت بیان کر کے اس یہودی کی دلداری فرمائی۔ یہ اپنی رعایا سے حسن سلوک کا بین ثبوت ہے۔

عبداللہ بن ابی بن سلول

رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی بن سلول کے جرائم کی فہرست بہت طویل ہے وہ درپردہ اسلام اور آنحضرتؐ کا سخت دشمن تھا اور حسد اور بغض کی آگ میں جلتا رہتا تھا اور ہر موقع پر اسلام کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا۔ ایک موقع پر اس نے برملا آنحضرتؐ کی شان اقدس میں سخت گستاخی کی۔ جب حضرت عمرؓ کو اس کا علم ہوا تو انہوں نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ مجھے اجازت دیں کہ میں اس منافق فتنہ پرداز کی گردن اڑا دوں۔ آپؐ نے فرمایا عمر جانے دو۔ کیا تم اس بات کو پسند کرتے ہو کہ لوگوں میں یہ چرچا ہو کہ محمدؐ اپنے ساتھیوں کو قتل کرواتا پھرتا ہے۔

اس واقعہ کی اطلاع جب عبداللہ بن ابی کے بیٹے عبداللہ کو ملی (جو بڑا مخلص مسلمان تھا) تو وہ گھبراتا ہوا

آنحضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا'' یا رسول اللہ میں نے سنا ہے کہ آپ میرے باپ کی گستاخی اور فتنہ پردازی کی وجہ سے اس کے قتل کا حکم دینا چاہتے ہیں۔ اگر آپ کا یہی فیصلہ ہے تو آپ مجھے حکم فرمائیں۔ میں ابھی اپنے باپ کا سر کاٹ کر آپ کے قدموں میں لا ڈالتا ہوں .... آپ نے اسے تسلی دی اور فرمایا کہ ہمارا ہرگز یہ ارادہ نہیں ہے۔ بلکہ ہم بہرحال تمہارے والد کے ساتھ نرمی اور احسان کا معاملہ کریں گے۔

کتنا عجیب واقعہ ہے کہ بیٹا اپنے منافق باپ کو قتل کرنے پر تیار ہے۔ لیکن آپ نے اس دشمن کو بھی معاف فرما دیا۔

فتح مکہ اور بے نظیر معافی

جب 8ھ میں مکہ فتح ہوا اور تمام مخالف آپؐ کے قابو میں آ گئے تو آپ نے ''لاتثریب علیکم الیوم'' فرما کر اپنے اور اپنے ساتھیوں کے جانی دشمنوں کو معاف کر دیا۔ یہ وہی لوگ تھے جو آپؐ کے عزیزوں اور جاں نثاروں کے قاتل تھے، آپؐ کے جانثار صحابہ کو سخت اذیتیں دیا کرتے تھے، پاکدامن مسلمان عورتوں سے بھیانک سلوک کرنے والے تھے۔ آپؐ کو اور آپؐ کے صحابہؓ کو وطن سے نکالنے والے تھے، آپ سے جنگیں کرنے والے تھے۔ غرض یہ لوگ اپنے گھناؤنے جرائم کی وجہ سے واجب القتل تھے اور اپنی موت کا اظہار کر رہے تھے۔ کوئی ان کی سفارش کرنے والا نہیں تھا۔ کوئی ان کو بچانے والا نہیں تھا۔ لیکن آنحضورؐ نے ''لاتثریب علیکم الیوم'' کہہ کر ان سب کو معاف فرما دیا۔ اس بے نظیر اور عظیم الشان معافی کی مثال تو پوری تاریخ عالم اور تاریخ انبیاء میں بھی نہیں ملتی۔ ہاں حضرت یوسفؑ نے بھی یہی الفاظ کہے تھے لیکن یہ الفاظ کس کے لئے کہے تھے؟ حقیقت یہ ہے کہ حضرت یوسفؑ کے سامنے ان کے بھائی کھڑے تھے جن کی سفارش کرنے والے ان کے پیارے ماں باپ بھی موجود تھے۔

یہ واقعہ آنحضورؐ کے دنیا کے تمام انسانوں سے زیادہ رحیم و کریم ہونے اور آپ کے محسن انسانیت ہونے کی قیامت تک گواہی دیتا رہے گا۔ حضرت مصلح موعود دشمنوں اور مخالفوں کے بارے میں آنحضرتؐ کی تعلیم پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:

''دیکھنا ان کفار میں سے کسی عورت کو نہ مارنا، کسی بچے کو نہ مارنا، کسی پنڈت یا پادری یا راہب کو قتل نہ کرنا، باغات نہ جلانا، معبد نہ گرانا، پھلدار درخت نہ کاٹنا، جھوٹ اور فریب سے کام نہ لینا، کسی ایسے شخص کو قتل نہ کرنا جس نے تمہارے سامنے ہتھیار ڈال دئے ہوں، زخمی کو نہ مارنا، کسی کو آگ کا عذاب نہ دینا، کفار کا مثلہ نہ کرنا..................... (تفسیر کبیر جلد ششم ص 237)

اس سے نتیجہ نکالتے ہوئے حضور فرماتے ہیں کہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپؐ مسلمانوں کی ہی کمان نہیں بلکہ کفار کے لشکر کی بھی کمان کر رہے ہیں اور انہیں بھی مسلمانوں کے حملوں سے بچا رہے ہیں۔

اس سے زیادہ کسی دشمن پر کیا احسان کیا جا سکتا ہے!!

غرض یہ کہ آنحضرتؐ کے اخلاق اور احسانات ہی تھے جن کی بدولت عرب جیسے اجڈ، بے باک، بے قید اور بے دھڑک لوگ آپ کے مطیع اور غلام بن گئے۔ حضرت مسیح موعود اس پاک تبدیلی کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''یاد رکھو کہ تلوار انسان کے ظاہر کو فتح کر سکتی ہے مگر دل کبھی تلوار سے فتح نہیں ہوتے بلکہ وہ وہ انوار تھے جن میں خدا کا چہرہ نظر آتا تھا۔ اور آنحضرتؐ نے ان کو ایسے ایسے خارق عادت نشانات دکھائے تھے کہ خود خدا ان لوگوں کے سامنے آ موجود ہوا تھا اور انہوں نے خدا تعالیٰ کے جلال اور جبروت کو دیکھ کر گناہ سوز زندگی چھوڑ دی تھی اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی تھی''۔ (ملفوظات جلد پنجم ص 589)

اللھم صل علیٰ محمد وعلی آل محمد

مبشر احمد خالد صاحب

دینی تعلیمات کی روشنی میں اصلاح نفس

اصلاح اور تربیت سب سے زیادہ مقدس مگر سب سے مشکل فریضہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کار خیر کیلئے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو مقرر فرماتا ہے جن کا وہ خود تزکیہ فرماتا ہے۔ لہٰذا جہاں یہ کام بہت عظیم اور بابرکت ہے وہاں بہت زیادہ مشکل بھی ہے۔ پس امر بالمعروف ونہی عن المنکر کیلئے سب سے پہلے ذاتی اصلاح ضروری امر ہے۔ جس کے بغیر اصلاح و تربیت کی بات آگے بڑھ ہی نہیں سکتی۔ یہی وجہ ہے کہ اصلاح معاشرہ و اصلاح احوال کے ضمن میں اللہ تعالیٰ نے دوسروں کی اصلاح سے پہلے اپنی ذاتی اصلاح یعنی اصلاح نفس کی شرط لگائی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ:۔

''کیا تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور خود اپنے آپ کو بھول جاتے ہو جبکہ تم کتاب بھی پڑھتے ہو۔ آخر تم عقل کیوں نہیں کرتے؟'' (بقرہ:45)

اسی طرح ایک دوسرے مقام پر فرمایا کہ:۔

''اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم کیوں وہ کہتے ہو جو کرتے نہیں۔'' (الصف:3)

حضرت مسیح موعود نے دوسروں کو نصیحت کرنے سے پہلے اپنے ذاتی نمونہ کا جائزہ لینے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

''جس کے اخلاق اچھے نہیں ہیں مجھے اس کے ایمان کا خطرہ ہے۔ کیونکہ اس میں تکبر کی ایک جڑ ہے اگر خدا راضی نہ ہو تو گویا یہ برباد ہو گیا پس جب اس کی اپنی اخلاقی حالت کا یہ حال ہے تو اسے دوسرے کو کہنے کا کیا حق ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ (-) اس کا یہی مطلب ہے کہ اپنے نفس کو فراموش کر کے دوسرے کے عیوب کو نہ دیکھتا رہے بلکہ چاہئے کہ اپنے عیوب کو دیکھے چونکہ خود تو وہ پابند ان امور کا نہیں ہوتا اس لئے آخرکار لِمَ تَقُوْلُوْنَ (-) کا مصداق ہو جاتا ہے اخلاص اور محبت سے کسی کو نصیحت کرنی بہت مشکل ہے۔ لیکن بعض وقت نصیحت کرنے میں بھی ایک پوشیدہ بغض اور کبر ملا ہوا ہوتا ہے اگر خالص محبت سے وہ نصیحت کرتے ہوتے تو خدا ان کو اس آیت کے نیچے نہ لاتا بڑا سعید وہ ہے جو اول اپنے عیوب کو دیکھے ان کا پتہ اس وقت لگتا ہے جب ہمیشہ امتحان لیتا رہے۔''

(البدر 8 مارچ 1904ء صفحہ 7)

ذیل میں اصلاح نفس کے متعلق آنحضرت ﷺ کے چند ارشادات پیش کئے جاتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ طاقتور پہلوان وہ نہیں ہے جو دوسروں کو پچھاڑ دے بلکہ طاقتور وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے نفس پر قابو پا سکے۔ (بخاری کتاب الادب)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ صدقہ سے مال میں کمی نہیں ہوتی اور جو شخص دوسرے کے قصور معاف کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اور عزت دیتا ہے اور کسی کے قصور معاف کر دینے سے کوئی بے عزتی نہیں ہوتی۔ (مسند احمد بن حنبل)

حضرت معاذ بن انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ تو قطع تعلق کرنیوالے سے تعلق قائم رکھے اور جو تجھے نہیں دیتا ہے اسے بھی دے اور جو تجھے برا بھلا کہتا ہے اس سے تو درگذر کرے۔ (مسند احمد بن حنبل)

حضرت عائشہ صدیقہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نرمی کرنیوالا ہے۔ نرمی کو پسند کرتا ہے۔ نرمی کا جتنا اجر دیتا ہے اتنا سخت گیری کا نہیں دیتا۔ بلکہ کسی اور نیکی کا بھی اتنا اجر نہیں دیتا۔ (مسلم کتاب البر والصلہ)

پس قرآنِ کریم اور احادیث کی مذکورہ تعلیم کی رو سے اصلاح معاشرہ کیلئے پہلے ذاتی نمونہ کا درست ہونا ضروری ہے اور ذاتی نمونہ کیلئے اصلاحِ نفس کو کلید کی حیثیت حاصل ہے کیونکہ جو شخص اپنے نفس کی اصلاح پر قدرت نہیں رکھتا اس سے دوسروں کی اصلاح کی توقع رکھنا بے معنی بات ہے۔

حضرت مسیح موعود نے اصلاح نفس کیلئے تقویٰ اور محاسبہ نفس کو بنیادی شرط قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ:۔

''چاہئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔۔۔۔ وہ خدا جو تمہارا خدا ہے۔ اس کی انسان کے پاتال تک نظر ہے۔ کیا تم اس کو دھوکہ دے سکتے ہو۔ پس تم سیدھے ہو جاؤ اور صاف ہو جاؤ اور پاک ہو جاؤ اور کھرے ہو جاؤ''

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 18-19)

اسی طرح ایک دوسرے موقع پر فرمایا کہ:۔

''ہماری طرف سے تو یہی نصیحت ہے کہ اپنے آپ کو عمدہ اور نیک نمونہ بنانے کی کوشش میں لگے رہو جب تک فرشتوں کی سی زندگی نہ بن جاوے تب تک کیسے کہا جا سکتا ہے کہ کوئی پاک ہو گیا۔ یَفْعَلُوْنَ مَایُؤْمَرُوْنَ فنافی اللہ ہو جانا اور اپنے سب ارادوں اور خواہشات کو چھوڑ کر محض اللہ کے ارادوں اور احکام کا پابند ہو جانا چاہئے کہ اپنے واسطے بھی اور اپنی اولاد بیوی۔ بچوں۔ خویش واقارب اور ہمارے واسطے بھی باعث رحمت بن جاؤ۔ مخالفوں کے واسطے اعتراض کا موقع ہرگز ہرگز نہ دینا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (-) پہلے دونوں صفات ادنیٰ ہیں سابق بالخیرات بننا چاہئے ایک ہی مقام پر ٹھہر جانا کوئی اچھی صفت نہیں ہے۔'' (ملفوظات جلد دہم صفحہ 138-139)

اصلاح معاشرہ کیلئے اصلاح نفس کی ضرورت و اہمیت واضح ہو جانے کے بعد یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ اصلاح نفس سے مراد کیا ہے؟ چنانچہ اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

''اللہ جل شانہٗ ہمارے نبی ﷺ کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔ انک لعلی خلق عظیم. یعنی تو ایک بزرگ خلق پر قائم ہے۔ سو اسی تشریح کے مطابق اس کے معنے ہیں۔ یعنی یہ کہ تمام قسمیں اخلاق کی سخاوت۔ شجاعت۔ عدل۔ رحم۔ احسان۔ صدق۔ حوصلہ وغیرہ تجھ میں جمع ہیں۔ غرض جس قدر انسان کے دل میں قوتیں پائی جاتی ہیں جیسا کہ ادب۔ حیا۔ دیانت۔ مروت۔ غیرت۔ استقامت۔ عفت زہادت۔ اعتدال۔ مواسات یعنی ہمدردی ایسا ہی شجاعت۔ سخاوت۔ عفو۔ صبر۔ احسان۔ صدق۔ وفا وغیرہ جب یہ تمام طبعی حالتیں عقل اور تدبر کے مشورہ سے اپنے اپنے محل اور موقعہ پر ظاہر کی جائیں گی تو سب کا نام اخلاق ہوگا اور یہ تمام اخلاق درحقیقت انسان کی طبعی حالتیں اور طبعی جذبات ہیں اور صرف اس وقت اخلاق کے نام سے موسوم ہوتے ہیں کہ جب محل اور موقعہ کے لحاظ سے بالارادہ ان کو استعمال کیا جائے۔''

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ 19)

اللہ تعالیٰ ہمیں آنحضرت ﷺ کے اس ارشاد کہ ''انسان کو ہر آن اپنے نفس کا خود محاسبہ کرتے رہنا چاہئے قبل اس کے کہ اس کا دوسروں کے ذریعہ محاسبہ ہو'' کے تحت اپنے نفسوں کا محاسبہ کر کے اپنی کمزوریوں کی اصلاح کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تبصرہ

رنگ کائنات

مصنفہ: عطیہ عارف صاحبہ
ناشر: ناصر محمود خان صاحب
پرنٹر: گلیکسی فور۔ رائل پارک لاہور
فون نمبر 6373443
صفحات: 90

اس دنیائے رنگ و بو میں اتنی کہانیاں اور داستانیں موجود ہیں کہ ان کا شمار کرنا کار دارد ہے۔ گویا ہر انسان ایک کردار کی حیثیت رکھتا ہے اور زندگی کے سٹیج پر اپنے حصے کا کام کرتا چلا جا رہا ہے۔ عام انسان تو اس دنیا کا مشاہدہ کر کے خاموشی سے چلا جاتا ہے تاہم لکھنے والے حضرات اپنی سوچوں کو قلمی جامہ پہنا کر بعض تحریرات لکھ دیتے ہیں جن کو عرف عام میں افسانہ، ناول یا ادب کی کسی بھی صنف کا نام دیا جاتا ہے۔

زیر تبصرہ کتاب عطیہ عارف صاحبہ کی تحریرات کا مجموعہ ہے جنہیں افسانہ یا کہانی کا رنگ دیا گیا ہے۔ انہوں نے زندگی کے مختلف رنگ دیکھے ہیں، خوبصورت الفاظ اور اچھوتے انداز کی وجہ سے ان افسانوں کو بے ساختہ پڑھنے کو دل چاہتا ہے۔ مسکراتی اور کھلکھلاتی دنیا میں خوشیوں کے ساتھ ساتھ غم، مشکلات اور پریشانیاں بھی ہیں۔ ان تحریرات میں غموں اور پریشانیوں کے بعض گوشوں سے بڑی مہارت اور منفرد انداز سے پردہ اٹھایا گیا ہے۔

ان تحریرات میں یہ قربتیں یہ فاصلے، تکمیل آرزو، اوراق پارینہ جیون ہے اگر زہر تو، محبت کی خوشبو، ٹوٹی خوابیں بکھرے سپنے، نازک حباب زندگی، محبتوں میں فاصلے ہی رہنے دو، نیا سورج نیا دن، جیسے ٹوٹا ہوں میں، تیرے ظلم و ستم سر آنکھوں پر، اپنی دنیا آپ پیدا کر اور ایک غزل شامل ہیں۔ عطیہ عارف صاحبہ کی تحریرات کا رنگ الگ اور زندگی کے رنگوں سے رنگین ہے۔ ایسے معلوم ہوتا ہے انہوں نے ہر تحریر تجربات اور مشاہدات کی بنیادوں پر لکھی ہے۔ اس طرح تحریرات کو صفحوں پر منتقل کرنے والے ادیب آج کے دور میں بہت کم ہیں جو بے ساختہ لکھیں، نئے آہنگ اور جدت کے ساتھ نئے نئے موضوعات ایجاد کریں ان افسانوں میں محبتوں کی داستانیں، درد کے رشتے، کائنات کے دلفریب رنگ قہقہے، درد کی ٹیسیں، غم غرض ہر قسم کے موضوع کو سمو دیا گیا ہے۔

افسانہ نگار اس کتاب کے پیش لفظ میں لکھتی ہیں خداتعالیٰ جب ایک انسان تخلیق کرتا ہے تو اس کے ساتھ ہی اس کی ایک کہانی ایک افسانہ شروع ہو جاتا ہے، کبھی خوشگوار موڑ پر کبھی تکلیف دہ دورا ہے پر وہ پلٹتا ہے، اپنے گزرے دن دہراتا ہے اور ٹھنڈی آہ بھر کر ایک جملے میں اپنی کہانی کہہ ڈالتا ہے۔ اگر قہقہوں اور خوشیوں کے سائے تلے زندگی بیتے تو کبھی رنگوں اور نغموں سے تعبیر کی جاتی ہے بہر زندگی زندگی ہے۔ میں نے زندگی کے رنگ ہر چہرے میں دیکھے ہر رنگ کو قلم میں سمو کر ایک افسانہ لکھا ہے۔

ان افسانوں میں جو موضوعات چھیڑے گئے ہیں وہ ہر انسان کی زندگی کا اٹوٹ انگ ہیں۔ قاری اس کتاب کو پڑھنے کے بعد نہ صرف لطف اندوز ہوں گے بلکہ ان سے بہت کچھ سیکھ بھی لیں گے۔ (ایف شمس)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 36750 میں جمیلہ اقبال زوجہ محمد اقبال بھٹی قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 41 سال بیعت 1991ء ساکن دارالصدر شمالی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 20-1-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزن 10 تولے۔ حق مہر وصول شدہ -/5000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ جمیلہ اقبال زوجہ محمد اقبال بھٹی دارالصدر شمالی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد اقبال بھٹی خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 بشیر احمد ولد چراغ دین دارالصدر شمالی

مسل نمبر 36752 میں زاہد اسلام ولد ایم بشیر الحق قوم آرائیں پیشہ زرگری عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 12-11-03 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ دوکان واقع گولڈن سٹریٹ چوکی مالیتی -/150000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت زرگری مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/600 روپے ماہانہ آمد از جائیداد بالا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد زاہد اسلام ولد ایم بشیر الحق دارالرحمت شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 ایم بشیر الحق والد موصی گواہ شد نمبر 2 طاہر بشیر برادر موصی

مسل نمبر 36753 میں منصور احمد جاوید چٹھہ ولد ولائیت محمد طاہر چٹھہ صاحب قوم چٹھہ جٹ پیشہ ملازمت عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 4-11-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ مکان رقبہ 12 مرلے واقع دارالعلوم غربی ربوہ مالیتی -/800000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4013 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/1500 روپے ماہانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد منصور احمد جاوید چٹھہ ولد ولائیت محمد طاہر چٹھہ دارالرحمت شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 اکبر احمد ولد اشرف احمد دارالصدر غربی ربوہ گواہ شد نمبر 2 حافظ حفیظ الرحمٰن ولد عطاء الرحمٰن دارالعلوم شرقی ربوہ

مسل نمبر 36754 میں شازیہ کنول منصور زوجہ منصور احمد جاوید چٹھہ قوم ناہو جٹ پیشہ خانہ داری عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 4-11-03 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/15000 روپے۔ طلائی زیورات وزن 4 تولے مالیتی -/15000 روپے اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ شازیہ کنول منصور زوجہ منصور احمد جاوید چٹھہ دارالرحمت شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 اکبر احمد ولد اشرف احمد دارالصدر غربی ربوہ گواہ شد نمبر 2 حافظ حفیظ الرحمٰن ولد عطاء الرحمٰن دارالعلوم شرقی ربوہ

مسل نمبر 36755 میں امتہ النور ساجدہ زوجہ مظہر احمد چیمہ قوم ملہی پیشہ ٹیچر عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم غربی خلیل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 13-1-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزن 170 گرام 920 ملی گرام مالیتی -/122207 روپے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/30000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ /16700 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ امتہ النور ساجدہ زوجہ مظہر احمد چیمہ دارالعلوم غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 مظہر احمد چیمہ خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 کیپٹن (ر) نعیم احمد وصیت نمبر 24951

مسل نمبر 36756 میں ملک شریف احمد ولد دوست محمد قوم اعوان پیشہ پنشنر عمر 58 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم جنوبی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 21-1-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک

صدر انجمن پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1182 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ملک شریف احمد ولد دوست محمد دارالعلوم جنوبی ربوہ گواہ شد نمبر 1 ملک مبشر احمد یاور اعوان پسر موصی گواہ شد نمبر 2 ملک مبارک احمد پسر موصی

مسل نمبر 36758 میں رضوان احمد چیمہ ولد ناصر احمد چیمہ قوم چیمہ پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5-1-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد رضوان احمد چیمہ ولد ناصر احمد چیمہ دارالیمن شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد ادریس شاہد وصیت نمبر 21836 گواہ شد نمبر 2 ناصر احمد چیمہ والد موصی۔

مسل نمبر 36759 میں رشیدہ بیگم زوجہ ملک لطیف احمد قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر 58 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن رحمٰن کالونی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1-1-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی قیمت موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزن تقریباً 5 تولے مالیتی -/32000 روپے۔ حق مہر وصول شدہ -/500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ رشیدہ بیگم زوجہ ملک لطیف احمد رحمٰن کالونی ربوہ گواہ شد نمبر 1 سعید احمد ولد چوہدری نذیر احمد رحمٰن کالونی ربوہ گواہ شد نمبر 2 لطیف احمد خاوند موصیہ

مسل نمبر 36760 میں عبد الرحمٰن مانی ولد عبد الرشید ارشد صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیکٹری ایریا ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8-1-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی قیمت موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ترکہ والد محترم مکان واقع فیکٹری ایریا ربوہ میں سے شرعی حصہ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3380 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عبد الرحمٰن مانی ولد عبد الرشید ارشد فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شد نمبر 1 عطاء اللہ نجیب ولد سید مبارک احمد شاہ فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شد نمبر 2 ضیاء اللہ مبشر ولد محمد عبد اللہ صاحب فیکٹری ایریا ربوہ

مسل نمبر 36761 میں مدثر احمد ذکی ولد منیر احمد باجوہ قوم باجوہ پیشہ طالب علمی عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیکٹری ایریا ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2-2-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مدثر احمد ذکی ولد منیر احمد باجوہ فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شد نمبر 1 صدیق احمد منور ولد میاں مہر الدین صاحب فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شد نمبر 2 ولی الرحمٰن سنوری ولد حکیم حفیظ الرحمان سنوری صاحب دارالعلوم غربی ربوہ

درخواست دعا

مکرم ناصر احمد ساجد صاحب نائب [illegible] لکھتے ہیں۔ خاکسار کے بھائی اظہر احمد جاوید صاحب کی اہلیہ محترمہ کشور سلطانہ صاحبہ حال جرمنی کو مورخہ 20 جون 2004ء بائیں جانب فالج کا شدید حملہ ہوا ہے اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ شافی خدا جلد از جلد انہیں کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم منیر احمد بسمل صاحب نائب ناظر اشاعت لکھتے ہیں۔ خاکسار کی پھوپھی زاد بہن اور بڑی بھاوج محترمہ سلیمہ بی بی صاحبہ اہلیہ برادرم مکرم بشیر احمد چٹھہ صاحب 2 جون 2004ء بروز بدھ ہارٹ اٹیک کے باعث وفات پا گئیں۔ ان کا جنازہ خاکسار نے پڑھایا اور مقامی قبرستان میں تدفین کے بعد دعا کروائی۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے 4 بیٹے اور 2 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں جو بفضل تعالیٰ سب شادی شدہ ہیں مرحومہ خوش اخلاق اور خلافت سے محبت کرنے والی تھیں۔ ان کی مغفرت و بلندی درجات کیلئے درخواست دعا ہے۔ نیز میرے بڑے بھائی مکرم بشیر احمد صاحب چٹھہ بہت بیمار ہیں چلنے پھرنے سے قاصر ہیں۔ ان کی صحت کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔

ولادت

مکرم ناصر احمد کارکن دفتر صدر۔ صدر انجمن احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 28 مئی 2004ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بچی کا نام ملیحہ ناصر عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم مبارک احمد صاحب کارکن خدمت درویشاں کی پوتی۔ اور مکرم سلطان محمود صاحب آف جرمنی کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کی صحت وعمر میں برکت دے۔ نیک خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم علاؤالدین صاحب کارکن خلافت لائبریری صدر انجمن احمدیہ لکھتے ہیں کہ میری والدہ محترمہ زینب بیگم صاحبہ اہلیہ ملک فتح محمد صاحب مرحوم پنشنر تحریک جدید ساکن دارالرحمت وسطی 15 جون 2004ء کو بوقت سوا بارہ بجے دن PIMS ہسپتال اسلام آباد میں بعمر 83 سال وفات پا گئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں اسی روز بعد از نماز عشاء بیت المبارک میں ناظر اصلاح وارشاد مکرم راجہ نصیر احمد صاحب نے مرحومہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم فضل احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ کی مغفرت اور پسماندگان کے صبر جمیل کیلئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

مکرم چوہدری ڈاکٹر وسیم احمد مہار صاحب ابن مکرم چوہدری نصیر احمد مہار صاحب دارالنصر غربی (ب) ربوہ کا نکاح ہمراہ مکرمہ آنسہ طاہر صاحبہ بنت مکرم چوہدری طاہر احمد صاحب چک جھمرہ ضلع فیصل آباد بحق مہر ایک لاکھ روپے مکرم مولانا مغفور احمد منیب صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے مورخہ 18 جون 2004ء بروز جمعۃ المبارک بیت الحبیب کوارٹرز تحریک جدید دارالنصر غربی میں پڑھا۔ مکرم ڈاکٹر وسیم احمد مہار صاحب حضرت چوہدری غلام محمد صاحب پوہلہ مہاراں ضلع نارووال رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل میں سے ہیں اور محترم چوہدری فضل الرحمٰن صاحب کے پوتے ہیں۔ اور مکرمہ آنسہ طاہر صاحبہ مکرم چوہدری ناظر حسین صاحب پٹواری مرحوم آف چک جھمرہ کی پوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے ہر لحاظ سے بہت بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

اعلان داخلہ

پاکستان آرمی نے میڈیکل کور میں کمیشن حاصل کرنے کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں اس سلسلہ میں امیدواروں کی رجسٹریشن آن لائن 8 تا 10 جولائی 2004ء کو ہوگی جبکہ ٹیسٹ 12 اور 13 جولائی 2004ء کو ہوگا۔ اس سلسلہ میں مزید معلومات مورخہ 21 جون 2004ء کے روزنامہ جنگ سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

پنجاب کالج آف بزنس ایڈمنسٹریشن / پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کمپیوٹر سائنس یونیورسٹی آف سنٹرل پنجاب نے درج ذیل پروگرامز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔
بی ایس کمپیوٹر سائنس، بی ایس ٹیلی کمیونیکیشن انجینئرنگ
بی بی اے (مارکیٹنگ + فنانس + آئی ٹی + ایچ آر ایم)
ایم ایس کمپیوٹر سائنس، ایم ایس ٹیلی کمیونیکیشن انجینئرنگ
ایم ایس سافٹ ویئر انجینئرنگ، ایم ایس انڈسٹریل (آئی) انجینئرنگ، ایم بی اے (مارکیٹنگ + فنانس + آئی ٹی + ایچ آر ایم) درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 21 جولائی 2004ء ہے جبکہ داخلہ ٹیسٹ 24 جولائی 2004ء کو ہوگا۔ مزید معلومات روزنامہ ڈان مورخہ 21 جون 2004ء سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

(نظارت تعلیم)

ربوہ میں طلوع وغروب 25 جون 2004ء	
طلوع فجر	3:21
طلوع آفتاب	5:01
زوال آفتاب	12:11
وقت عصر	5:12
غروب آفتاب	7:20
وقت عشاء	9:01

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

8-20 am	کوئز روحانی خزائن
9-10 am	علمی خطابات
10-00 am	چلڈرنز کلاس
11-00 am	تلاوت، خبریں، درس حدیث
11-50 am	لقاء مع العرب
12-50 pm	چائنیز سروس
1-50 pm	فرانسیسی سروس
2-50 pm	انڈونیشین سروس
3-50 pm	چلڈرنز کلاس
5-00 pm.	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 pm	زندہ لوگ
7-00pm	بنگلہ سروس
8-05 pm	فرانسیسی سروس
9-00 pm	خطبہ جمعہ
10-00 pm	علمی خطابات
11-00 pm	کوئز روحانی خزائن
11-30 om	سوال وجواب

سوموار 28 جون 2004ء

12-20 am	لقاء مع العرب
1-20 am	گلشن وقف نو
2-45 am	خطبہ جمعہ
3-45 am	دورہ افریقہ
5-00 am	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 am	بچوں کا پروگرام
7-00 am	سوال وجواب

ضرورت چوکیدار

کزک ہاؤس لاہور چھاؤنی میں ایک کل وقتی چوکیدار کی ضرورت ہے۔ سنگل رہائش مہیا کی جائے گی۔ درخواستیں صدر حلقہ کی سفارش کے ساتھ بھجوائی جائیں۔ درخواستیں بھجوانے کے لئے یا ملاقات کیلئے پتہ نوٹ کرلیں۔

13/5 اسد جان روڈ لاہور چھاؤنی

صدر حلقہ لاہور چھاؤنی (جنوبی) جماعت احمدیہ لاہور

زاہد جیولرز

ربوہ

زاہد مقصود

فون نمبر 04524-215231

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

افضل جیولرز

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ

میاں غلام مرتضیٰ محمود دکان 213649 رہائش 211649

اکسیر اولاد نرینہ

700/- روپے

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

PH:04524-212434 FAX:213966

زرعی وسکنی جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ

الحمد پراپرٹی سینٹر

اقصیٰ روڈ ربوہ

Mob: 0320-4893942

ملک غلام یسین۔ محمد نواز احمد ملک

دکان 04524-214681

رہائش 04524-214228-213051

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں

بخارا اصفہان، شجرکار، دیجی نیبل ڈائز، کوکیشن افغانی وغیرہ

احمد مقبول کارپٹس

مقبول احمد خان آف شکرگڑھ

12۔ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل

042-6306163-6368130Fax:042-6368134

E-mail:muaazkhan786@hotmail.com

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء

احمد ڈینٹل کلینک

ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد/طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

سیلز سپروائزر اور سیلز مین کی ضرورت ہے

رابطہ: ملک حفیظ لبرٹی لیمپس لبرٹی مارکیٹ لاہور فون: 0300-4181136

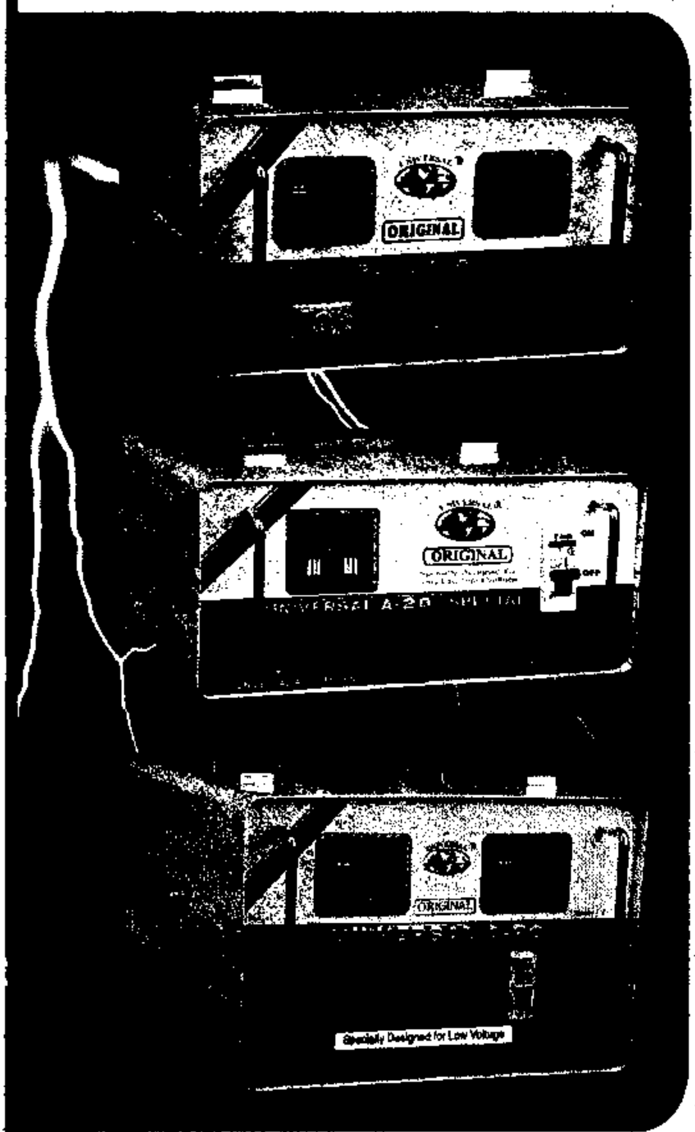

Digital Technology

UNIVERSAL

Voltage Stabilizers

AUTOMATIC VOLTAGE STABILIZERS FOR

- Fridge
- Freezer
- Computer
- Dish Anteena
- Air Conditioned
- Photocopy Machine

UNIVERSAL APPLIANCES

®T.M REGD No. 77396 113314 ©DESIGN REGD No.6439, 6313, 6686

©COPYRIGHT REGD No. 4851, 4938, 5562, 5563, 5775, 5046. MADE IN PAKISTAN

Dealer: Hassan Traders, Rabwah. Tel: 04524-212987